مسئلہ بلوچستان

تاریخ کے آئینے میں

الطاف حسین

مسئلہ بلوچستان
تاریخ کے آئینے میں

الطاف حسین

کتاب کے بارے میں

کتاب	مسئلہ بلوچستان...... تاریخ کے آئینے میں
تحقیق و تصنیف	الطاف حسین
ترتیب و تدوین	مصطفےٰ عزیز آبادی
کمپوزنگ	ارشد حسین
اشاعت اول	جنوری 2025ء
ناشر	مرکزی شعبہ اطلاعات (متحدہ قومی موومنٹ)

رابطے کا پتہ :

MQM International Secretariat
185 Whitchurch Lane
Edgware, Middlesex HA8 6QT
Phone: 0044-208-952 7300
E.mail: mqm@mqm.org
Web: www.mqm.org
Twiitter: @OfficialMqm
@AltafHussain_90

جناب الطاف حسین کی تصانیف

☆ سفر زندگی

☆ اسٹیبلشمنٹ کی سہ جہتی حکمت عمل

☆ پاکستان کی آزادی کے پچاس برس۔ کیا کھویا کیا پایا

☆ الطاف حسین کے لیکچرز

☆ فلسفہ حقیقت پسندی، عملیت پسندی

☆ فلسفہ محبت

☆ اسرائیل فلسطین تنازعہ (تاریخی حقائق کی روشنی میں)

☆ My Life's Journey

☆ The Philosophy of Love

☆ 50 Years of Independence

☆ Three Pronged Strategy of Establishment

☆ Israel-Palestine Conflict (In the light of historical facts)

And many other booklets

انتساب

اپنی آزادی کے لئے جانوں کے نذرانے پیش کرنے والے ......

اپنے عہد پر مر مٹنے والے ......

اپنے لہو سے آزادی کی شمعیں روشن کرنے والے تمام شہیدوں ......

اور

آزادی کے لئے جدوجہد کرنے والے ......

اپنے عہد وفا کو نبھانے والے

تمام حریت پسندوں کے نام

اپنی مادرِ وطن پر

قربان ہونے والے

تمام بلوچ شہیدوں

کو سلام

ایم کیوایم کی رابطہ کمیٹی کے کنوینر مصطفےٰ عزیزآبادی ، بانی وقائد جناب الطاف حسین
کو کتاب کا مسودہ پیش کررہے ہیں

فہرست مضامین

صفحہ نمبر

نکتہ آغاز	19
پیش لفظ	22
باب (1) بلوچستان ۔آزاد ریاست سے جبری الحاق تک	27
ابتدائی کلمات	28
سچ ......صرف سچ	29
ایماندار فوجیوں کو پیغام	30
مظلوم قوموں کا اتحاد	32
بلوچستان کا محل وقوع	33
برٹش راج کا بلوچستان	34
قلات ......ایک آزاد اور خودمختار ریاست	36
ریاست قلات کو پاکستان میں شامل کرانے کیلئے دباؤ	38
قلات اسمبلی کی پاکستان میں شمولیت کے خلاف قرارداد	39

فہرست مضامین

صفحہ نمبر

قلات پر فوج کا حملہ اور گن پوائنٹ پر پاکستان میں شمولیت 40

باب (2) جبری الحاق اور مسلح جدوجہد کا آغاز 61

مہاجر کسی سے نفرت نہیں کرتے 63

پاکستان پر کس کا راج 64

بلوچستان ...... الگ تہذیب، الگ داستان 66

بلوچستان کی تاریخ ...... گزشتہ سے پیوستہ 66

ریاستی ایجنسیوں کی دھمکیاں اور قتل 68

قلات کا الحاق نہیں جبری قبضہ 70

جبری الحاق کے خلاف بغاوت کا آغاز 73

پرنس عبدالکریم کی قیادت میں پہلی مسلح جدوجہد 73

بلوچستان کی آزادی کے لئے اکابرین کا کردار 76

فہرست مضامین — صفحہ نمبر

نواب نوروز خان کی زیر قیادت دوسری مسلح جدوجہد	76
جنرل ایوب خان کے نام نواب نوروز خان کا تاریخی خط	78
قرآن پر حلف دیگر بدعہدی	79
نواب نوروز خان، انکے بیٹوں اور ساتھیوں کو پھانسی کی سزائیں	80
سردار شیر محمد مری	82
نواب خیر بخش مری	83
میر غوث بخش بزنجو	84
سردار عطاء اللہ خان مینگل	89
عطاء اللہ مینگل کے بیٹے اسد مینگل کا قتل	91
ذوالفقار علی بھٹو کا بلوچ دشمن کردار	93
نواب اکبر خان بگٹی	94
نوابزادہ بالاچ مری	97

فہرست مضامین

صفحہ نمبر

’’ ہمیں پیار ہے پاکستان سے‘‘ مگر کیسے؟ 97

فوج کی سیاسی معاملات میں مداخلت 99

انصاف کہاں ہے؟ 100

حریت پسندوں کو شاباش 100

ہاتھ ملاؤ گے...... ہاتھ ملائیں گے 101

باب (3) آج کا بلوچستان 120

مسخ شدہ تاریخ 121

عاصمہ جہانگیر کو سلام 122

بلوچستان پر قبضہ اور اقوام متحدہ کا کردار 123

بلوچستان میں بار بار عوامی مینڈیٹ اور جمہوریت کا قتل 124

آج کا بلوچستان 125

فہرست مضامین

صفحہ نمبر

غلام محمد، لالہ منیر اور شیر محمد بلوچ کا قتل	126
’’ ڈیتھ اسکواڈ ‘‘ کی کارروائیاں	127
سینیٹر حبیب جالب ایڈوکیٹ کا قتل	128
بلوچ وکلاء کی نسل کشی	128
جسٹس قاضی فائز عیسیٰ کمیشن اور اس کا نتیجہ	129
بلوچ عورتوں کا اغوا...... بچوں پر گولیاں	130
اہل پنجاب سے سوال	131
جبری گمشدگیاں	132
ماما قدیر...... لاپتہ بلوچوں کی آواز	133
مسخ شدہ لاشیں اور اجتماعی قبریں	134
رہائشی علاقوں پر فوجی حملے اور بمباری	135
مذہبی مقامات کی بے حرمتی	136

فہرست مضامین

صفحہ نمبر

ریاستی مظالم پر میڈیا کی مجرمانہ خاموشی	137
کشمیر میں مظالم کا رونا اور پاکستان	139
فوج مظالم پر معافی مانگے	140
میں زخموں پر مرہم رکھنا چاہتا ہوں	141
فوج نوکر ہوتی ہے حاکم نہیں	142
بلوچستان پر قبضہ......مقصد قیام امن یا معدنی وسائل؟	143
سینڈک	144
ریکوڈک	144
مختلف اقسام کی معدنیات اور قدرتی وسائل	145
بلوچستان میں پائے جانے والے منرلز	147

فہرست مضامین

صفحہ نمبر

باب (4) غدار کون ؟	159
اظہار تشکر	160
گزشتہ لیکچر پر ایک نظر	160
سی پیک (CPEC)......کیا ہے	162
سلطنت چائنا کی توسیع پسندی	163
ایسٹ انڈیا کمپنی کی جدید شکل	164
سی پیک کیلئے بستیوں کا صفایا	164
تنگ آمد بجنگ آمد	166
غدار کون؟	167
بلوچ شہیدوں کو سلام	167

فہرست مضامین

صفحہ نمبر

باب (5) بلوچ حقوق کی جدوجہد اور ایم کیو ایم 174

لڑاؤ اور حکومت کرو کی پالیسی 175

نواب اکبر خان بگٹی سے قربت 177

سردار عطاء اللہ مینگل اور محمود اچکزئی کے ساتھ اشتراک عمل 177

ڈاکٹر شازیہ خالد کیس 179

بلوچستان میں آپریشن پر ایم کیو ایم کا اصولی اختلاف 179

بلوچستان آپریشن پر جنرل پرویز مشرف سے تلخی 180

صورتحال میں کشیدگی اور نواب اکبر بگٹی سے مسلسل رابطہ 181

بلوچستان آپریشن اور ایم کیو ایم کا فیکٹس فائنڈنگ مشن 182

فیکٹس فائنڈنگ مشن کو روکنے کیلئے فوج کا دباؤ 184

فیکٹس فائنڈنگ مشن کا دورہ ء بلوچستان کیوں منسوخ ہوا؟ 185

فہرست مضامین

صفحہ نمبر

فیکٹس فائنڈنگ مشن کی مخالفت ......آخر کیوں؟ 186

مسئلہ بلوچستان اور ایم کیو ایم کی قومی کانفرنس 187

نواب اکبر بگٹی کی شہادت 187

بلوچ رہنماؤں کے قتل پر ایم کیو ایم کے ملک گیر احتجاجی مظاہرے 188

بلوچ عوام کے لئے آواز اٹھاتا رہوں گا 189

الطاف حسین شُمے براس اے 189

شہیدوں کو خراج عقیدت 190

آخری بات 191

نکتہ ءآغاز

یہ ایک کلیہ اور تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ جس جغرافیہ میں آباد نسلی ،لسانی وثقافتی اکائیوں کوان کے تمام جائز حقوق نہ دیئے جائیں اوران کے ساتھ مساوی سلوک نہ کیاجائے وہاں احساس محرومی پیدا ہوتاہے، اگر اس پر توجہ نہ دی جائے، حقوق کی آوازوں کونہ سناجائے اورقوموں کے حقوق کا مسئلہ حل نہ کیاجائے اور طاقت کے ذریعے اسے دبانے کی کوشش کی جائے توحقوق کی آواز آزادی کے مطالبہ میں تبدیل ہوجاتی ہے۔

پاکستان میں نسلی ، لسانی اورثقافتی اکائیوں کے ساتھ غیرمساوی سلوک اورناانصافیاں قیام پاکستان کے بعد سے ہی شروع ہوگئی تھیں۔قیام پاکستان کے وقت ملک مشرقی اورمغربی بازو پر مشتمل تھا۔ پاکستان میں بنگالی عوام اکثریت میں تھے،لیکن بنگالی عوام کوزندگی کے ہرشعبہ میں پیچھے رکھا گیا،حقوق سے محروم رکھا گیا۔انہوں نے اپنے حقوق کے لئے آواز بلند کی اورحقوق کے حصول کے لئے ہرآئینی ، قانونی اور جمہوری راستہ اختیارکیالیکن مشرقی پاکستان کےعوام کوان کے جائزحقوق دینے کے بجائے ان کے خلاف ریاستی طاقت استعمال کی گئی، ان پرفوج کشی کی گئی اور لاکھوں بنگالیوں کوقتل کردیا گیا۔مغربی پاکستان خصوصاً پنجاب کی اشرافیہ اوراسٹیبلشمنٹ کی ان متعصّبانہ پالیسیوں اورظالمانہ روش وعمل کانتیجہ یہ ہواکہ سابقہ مشرقی پاکستان الگ ہوکر ’’بنگلہ دیش‘‘ بن گیا۔اس وقت بھی مغربی پاکستان کےعوام کومشرقی پاکستان کے حالات وواقعات سے لاعلم رکھا گیااورتاریخ کومسخ کرنے کی کوشش کی گئی لیکن آج انفارمیشن ٹیکنالوجی کا زمانہ

ہے، آج پاکستان کا ہر فرد اچھی طرح جانتا ہے کہ بنگالی عوام کے ساتھ کیا کچھ ہوا تھا اور مشرقی پاکستان بنگلہ دیش کیوں اور کیسے بنا۔

آج بلوچستان، سندھ، پختونخوا، گلگت بلتستان اور آزاد کشمیر سے بھی آزادی کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں اور وہاں کے عوام بھی اپنی آزادی کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں لیکن بدقسمتی سے پاکستان کی اسٹیبلشمنٹ ان آوازوں کو سننے اور انہیں سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہے بلکہ انہیں طاقت سے دبانے اور کچلنے کی اسی پالیسی پر عمل پیرا ہے جس کی وجہ سے مشرقی پاکستان بنگلہ دیش بنا۔ آج بلوچستان میں آزادی کی تحریک زور پکڑ رہی ہے اور ریاست بلوچستان کی آزادی کی اس تحریک کے اسباب پر غور کرنے اور مسئلہ بلوچستان کو حل کرنے پر سنجیدگی سے توجہ دینے کے بجائے اسے فوج کی طاقت سے کچلنے کی کوشش کر رہی ہے۔

مسائل کے اسباب کو جاننے، انہیں سمجھنے اور مسائل کے حل تک پہنچنے کے لئے تاریخ کا علم بے حد ضروری ہے کیونکہ جب تک ہم کسی مسئلے کی تاریخ اور حقائق سے واقف نہیں ہوں گے، ہم اس کا صحیح اور حقائق پر مبنی تجزیہ نہیں کرسکیں گے۔

میں نے عوام خصوصاً نئی نسل کو مسئلہ بلوچستان کی تاریخ، بلوچ قوم کی جانب سے آزادی کی جدوجہد کے مختلف مراحل اور وہاں کے حالات و واقعات اور حقائق سے روشناس کرانے کے لئے ستمبر 2018ء میں کئی تفصیلی لیکچر دیے تھے۔ لیکچر کے آغاز سے پہلے میں نے کئی دنوں تک خود بھی تحقیق کی، تاریخی شواہد اور معلومات کو اکٹھا کیا، ان کی تصدیق بھی کی تاکہ عوام کو اس کی صحیح تاریخ سے آگاہ کیا جائے۔ مجھے خوشی ہے کہ ایم کیو ایم کے مرکزی شعبہ اطلاعات نے میرے ان تفصیلی اور تحقیقی لیکچر کو اب کتابی شکل میں مرتب کر دیا ہے۔

میں نے اس کتاب ''مسئلہ بلوچستان، تاریخ کے آئینے میں'' کے ذریعے پوری کوشش کی ہے کہ مسئلہ بلوچستان کی تاریخ اوراس کے تمام پہلوؤں کوسامنے لایا جائے، ممکن ہے اس میں بہت سے حقائق اور واقعات بیان کرنے سے رہ گئے ہوں لیکن میری پوری کوشش تھی کہ بلوچستان کی تاریخ اوراس کے حقائق کوسامنے لایا جائے تاکہ نئ نسل اس کے تمام پہلوؤں سے آگاہ ہوسکے۔

میں اپنی اس کتاب ''مسئلہ بلوچستان، تاریخ کے آئینے میں'' کومرتب کرنے میں مرکزی کردارادا کرنے اورمحنت وجانفشانی سے کام کرنے پر ایم کیوایم کی مرکزی رابطہ کمیٹی کے کنوینر مصطفیٰ عزیزآبادی کوخصوصی شاباش اورخراج تحسین پیش کرتاہوں۔ میں لیکچرز کی کمپوزنگ کے سلسلے میں نمایاں کردارادا کرنے پرڈپٹی سیکریٹری اطلاعات ارشدحسین اوراس کتاب کی تیاری اوراشاعت کے سلسلے میں معاونت کرنے والے اراکین رابطہ کمیٹی اورمرکزی شعبہ اطلاعات کے دیگرارکان کوبھی شاباش پیش کرتاہوں اوران سب کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی صلاحیتوں میں مزیداضافہ فرمائے اورانہیں ثابت قدم رکھے

اس کتاب کی شکل میں ہم نے جوبلوچستان کے بارے میں حقائق سامنے لانے کی جومخلصانہ کاوش کی ہے، اللہ اسے قبول فرمائے اور بلوچ عوام سمیت اپنی آزادی کے لئے جدوجہدکرنے والی تمام قوموں کوبھی اپنے مقصدمیں کامیابی عطافرمائے۔آمین۔

آپ کا اپنا

الطاف حسین

☆☆☆☆☆

پیش لفظ

کسی بھی مقصد کے حصول کے لئے نظریہ، سوچ وفکر، تنظیم اور تحریک کے ساتھ ساتھ احساس ایک بنیادی چیز ہے۔ یعنی محسوس کرنا، نہ صرف اپنے دکھ اور تکلیف کو...... بلکہ دوسروں کے دکھ، درد اور تکلیف کو بھی محسوس کرنا...... اس کا احساس کرنا...... یہ احساس اگر زندہ ہو تو انسان انفرادی و اجتماعی دکھ، درد اور ناانصافیوں کو نہ صرف محسوس کرتا ہے...... نہ صرف ان کا احساس کرتا ہے بلکہ اگر ایمان کے دوسرے درجے پر ہو تو ظلم اور ناانصافی کو زبان سے برا کہتا ہے...... اور اگر ایمان کے اعلیٰ درجے پر فائز ہو تو انسانوں کے ساتھ انفرادی یا اجتماعی طور پر کئے جانے والے ظلم اور ناانصافیوں کو روکنے کے لئے میدان عمل میں آجاتا ہے ......اور انسانوں کے حق کیلئے عملی جدوجہد کرتا ہے۔ احساس زندہ ہو تو انسان ہزاروں میل دور رہ کر بھی اپنی قوم یا اپنے جیسے انسانوں کا دکھ درد نہ صرف محسوس کرتا ہے بلکہ ان کے انفرادی یا اجتماعی دکھ درد کا علاج کرنے کے لئے سرگرم عمل رہتا ہے ......اور اگر احساس زندہ نہ ہو تو کوئی انسان اپنے سامنے...... اپنے ہی محلے...... اپنی ہی برادری...... یا اپنی ہی قوم کے لوگوں پر ہونے والے مظالم ......حتیٰ کہ ان کی مسخ شدہ لاشیں دیکھ کر بھی لاتعلق اور اپنی ہی زندگی میں مگن رہتا ہے

...... اس پر مظلوموں کی آہوں، سسکیوں اور چیخوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ احساس سے عاری ایسا انسان بے حس کہلاتا ہے۔

ایم کیوایم کے بانی وقائد جناب الطاف حسین کا شمار ان عظیم انسانوں میں ہوتا ہے جو احساس کا پیکر ہیں، جنہوں نے ہوش سنبھالتے ہی اپنے گردوپیش کے حالات کومحسوس کرتے ہوئے ان پر سوچنا شروع کردیا تھا۔ انہوں نے زمانہ طالبعلمی سے ہی پاکستان کے نظام حکومت میں پائی جانے والی خرابیوں اورمہاجروں کے ساتھ اجتماعی طور پر کی جانے والی ناانصافیوں کودیکھ کران کے اسباب کے بارے میں سوچ وبچار اورغوروفکرشروع کردیا تھا۔ اسی احساس اورغوروفکرنے ان ناانصافیوں کے خلاف عملی جدوجہد کرنے کے لئے 11جون1978ء کو ’’آل پاکستان مہاجر اسٹوڈینٹس آرگنائزیشن‘‘ کی بنیادرکھی ۔ پھراس طلبہ تنظیم نے 18مارچ 1984ءکوعوامی سطح پر’’ مہاجرقومی موومنٹ‘‘ کوجنم دیا۔

قائدتحریک جناب الطاف حسین کی پوری زندگی مہاجروں کے ساتھ ساتھ تمام محروم ومظلوم قوموں کے حقوق کیلئے آوازاٹھانے اوراس کیلئے عملی جدوجہد سے عبارت ہے۔ جب 8اگست 1986ءکوکراچی کے نشتر پارک میں ایم کیوایم کا پہلاعوامی جلسہ عام منعقدہواتوانہوں نے اس جلسہ سے اپنے تاریخی خطاب میں نہ صرف مہاجروں کے حقوق کا مقدمہ پیش کیا بلکہ ملک کی تمام مظلوم قوموں کے مساوی حقوق کیلئے بھی آوازاٹھائی ...... انہوں نے ریاست کی جانب سے سائیں جی ایم سیداورباچہ خان کوغدارقراردینے کی مذمت کرتے ہوئے ان رہنماؤں سے بات چیت کرنے اوران کے مطالبات پرسنجیدگی سے غورکرنے کا بھی مطالبہ کیا۔

قائدتحریک جناب الطاف حسین نے اپنی جدوجہد کے گزشتہ 42برسوں کے دوران کئی نشیب وفرازدیکھے ......ریاستی جبروستم کے کئی ادوارکا سامنا کیااورآج بھی

کر رہے ہیں لیکن وہ جہاں مہاجروں کے حقوق کے لئے علم بغاوت بلند کئے رہے وہیں تمام قومیتوں اور مذہبی اقلیتوں کے لئے بھی آواز اٹھاتے رہے۔ سندھ کے حقوق کا معاملہ ہو یا بلوچستان میں فوجی آپریشن ......قبائلی علاقوں میں پشتونوں کی آبادیوں پر بمباری ہو یا آپریشن کے نام پر انہیں گھروں سے بیدخل کرنے کا معاملہ ......سندھ میں کاروکاری کے نام پر قتل ہو یا غیرت کے نام پر...... یا سوات میں طالبان کی جانب سے پشتون لڑکی کو زمین پر لٹا کر سرعام کوڑے مارنے کا واقعہ...... بلوچستان کے نوجوانوں کی جبری گمشدگی ہو یا ان کے رہنماؤں اور نوجوانوں کو قتل کر کے ان کی مسخ شدہ لاشیں پھینکنے کے ظالمانہ واقعات ......اہل تشیع افراد کا سفا کانہ قتل ہو، احمدیوں کا قتل یا ان کی عبادت گاہوں پر حملے ہوں ...... یا پھر ہندوؤں، عیسائیوں اور دیگر مذہبی اقلیتوں کے ساتھ کوئی زیادتی ہو، جناب الطاف حسین نے ہر ظلم کے خلاف احتجاج کیا...... وہ ہر مظلوم کے ساتھ کھڑے نظر آئے۔

قائد تحریک جناب الطاف حسین جہاں مہاجروں پر ہونے والے مظالم سے دنیا کو آگاہ کرتے آئے ہیں وہیں جب انہوں نے یہ دیکھا کہ بلوچستان میں اپنے جائز حقوق اور آزادی وخودمختاری کے لئے آواز اٹھانے والے بلوچ عوام پر ریاستی مظالم دن بدن بڑھتے جارہے ہیں تو انہوں نے ان مظالم کو دنیا کے سامنے لانے کے لئے ستمبر 2018ء میں تفصیلی لیکچرز کا سلسلہ شروع کیا۔ اس سلسلے کا پہلا لیکچر یکم ستمبر 2018ء، دوسرا لیکچر 4 ستمبر، تیسرا لیکچر 8 ستمبر اور چوتھا لیکچر 15 ستمبر 2018ء کو دیا گیا۔ پاکستان میں میڈیا پر ان کے خطابات، بیانات اور تصویر پر عائد غیر قانونی پابندی کے باعث یہ لیکچر فیس بک ، ٹیوٹر اور یوٹیوب پر نشر کئے گئے۔ ان لیکچرز میں انہوں نے نقشوں، تصاویر اور اعداد وشمار کے ذریعے مسئلہ بلوچستان کی تاریخ کو بیان کیا، قیام پاکستان سے پہلے بلوچستان کی حیثیت

کیا تھی، بلوچستان کو پاکستان میں کس طرح جبراً شامل کیا گیا، بلوچستان کی آزادی کے لئے کس کس دور میں مسلح جدوجہد کی گئی، آزادی کی اس جدوجہد میں کون کون سے رہنما شامل تھے، ان کا کردار اور قربانیاں کیا ہیں اور بلوچستان کے موجودہ حالات اس نہج پر کیسے پہنچے، اس میں کارفرما عوامل کیا ہیں، انہوں نے ان معاملات کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔ اپنے ان لیکچر میں جناب الطاف حسین نے بلوچستان میں فوج، آئی ایس آئی اور اس کے دیگر ریاستی اداروں کے ہاتھوں بلوچ نوجوانوں کے ماورائے عدالت قتل، جبری گمشدگیوں، بلوچ آبادیوں پر ڈھائے جانے والے ریاستی مظالم اور ناانصافیوں کو تصاویر اور وڈیوز کے ذریعے مؤثر انداز میں اجاگر کیا۔ اس کے علاوہ بلوچ عوام کے حقوق اور مسئلہ بلوچستان کے حل کے لئے ایم کیو ایم نے کیا کردار ادا کیا، لیکچرز میں اس پر بھی روشنی ڈالی گئی۔ ان لیکچرز کے دوران قائد تحریک جناب الطاف حسین کو بلوچ نوجوانوں، ماؤں، بہنوں، بزرگوں خصوصاً طلبہ وطالبات کی جانب سے بڑی تعداد میں اظہار تشکر کے پیغامات بھی موصول ہوئے کیونکہ ان لیکچرز میں بلوچستان کی تاریخ کے حوالے سے بہت سے ایسے حقائق بیان کئے گئے تھے جن سے بہت سے بلوچ نوجوان بھی ناواقف تھے۔ ان لیکچرز میں جناب الطاف حسین کے مخاطب بھی نئی نسل خصوصاً بلوچ نوجوان اور طلبہ وطالبات ہی تھے۔ زیر نظر کتاب جناب الطاف حسین کے انہی معلوماتی اور فکر انگیز لیکچرز کا مجموعہ ہے۔ بلوچستان کے تاریخی پس منظر کے حوالے سے جناب الطاف حسین کے یہ لیکچرز ان کی دن رات کی ریسرچ اور عرق ریزی کا نتیجہ ہیں۔

ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس بات کی پوری کوشش کی ہے کہ قائد تحریک جناب الطاف حسین نے مسئلہ بلوچستان کے مختلف پہلوؤں کو جس سنجیدگی اور تفصیل کے ساتھ

بیان کیا ہے اس کواس کی روح کے مطابق ہی قارئین کے سامنے پیش کیا جائے ۔ہمیں قوی امید ہے کہ جناب الطاف حسین کی یہ کتاب پڑھنے والوں کو مسئلہ بلوچستان سے بھرپور آگاہی میں معاون ومددگار ثابت ہوگی ۔

خدا تعالیٰ اس کاوش کوقبول فرمائے اور مظلوم بلوچ عوام اور مہاجروں سمیت تمام مظلوم قوموں کوظلم و جبر سے نجات اور آزادی کی باعزت زندگی نصیب فرمائے ۔آمین

مصطفےٰ عزیز آبادی

کنو ینز رابطہ کمیٹی

متحدہ قومی موومنٹ